کے موقع پر تقریبات کا اہتمام کرے گا۔ ۲۰۰۰ء آنے پر اور اِس کے بعد چرچ کو جو چیلنج درپیش ہو گا۔ اس میں اہم بات یہ ہوگی کہ چرچ کس طرح یسوع کی محبت، امن، اُمید اور کامیابی کا ذریعہ بن سکے گا۔---

متفرق

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: امریکہ میں اسلام سو سال پہلے پہنچ چکا تھا۔

[ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مقیم مسلمان وقتاً فوقتاً کانفرنسوں اور دوسری تقریبات کا اہتمام کرتے رہتے ہیں۔ ایسے مواقع پر مسلمان تنظیمیں پریس کے ذریعے اپنا نقطۂ نظر پیش کرتی ہیں، اور خود مقامی اخبارات بھی رپورٹنگ کے حوالے سے ''واقعات'' سے اپنے قارئین کو باخبر رکھنا چاہتے ہیں۔ اس دوطرفہ ضرورت کے تحت آئے دن امریکی اخبارات میں مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں مقالات اور خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ۲۹ اگست ۱۹۹۸ء کو ''سینٹ لوئی پوسٹ ڈسپیچ'' نے مسلمانوں کے ایک ''کنونشن'' کے پس منظر میں رپورٹ شائع کی تھی۔ اس کے چند اقتباسات پندرہ روزہ ''خبر و نظر'' (اسلام آباد) کے شکریے سے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔ مدیر]

☆ کنونشن کے منتظمین یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمان بھی اپنے پڑوسیوں اور دیگر ملنے جلنے والوں کی طرح ہیں اور اُنہیں تشدد کا مماثل قرار دینا زیادتی ہے۔

☆ شمالی امریکہ کی اسلامی سوسائٹی کے ۳۵ ویں سالانہ کنونشن کے لیے ''لیبر ڈے ویک اینڈ'' پر یہاں جو ۱۵۰۰۰ مسلمان جمع ہوں گے وہ ''غیر ملکی'' نہیں ہیں۔ ان میں بیشتر پیدائشی امریکی ہیں یا

انہوں نے قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد شہریت کے حقوق حاصل کیے ہیں۔ یہ لوگ ملک میں سب سے تیزی سے پھیلنے والے ایک ایسے دین کے پیروکار ہیں جس کی بہت سی اقدار اور روایات امریکی مذاہب کے ساتھ مشترک ہیں۔

☆ عیسائیت اور یہودیت کے ساتھ اسلام کے تین عقائد مشترک ہیں، یعنی اللہ کی وحدانیت، یہ کہ ساری کائنات اللہ کی تخلیق ہے اور یہ کہ تمام انسان ایک ہی خاندان کے فرد اور آدمؑ اور اماں حوا کی اولاد ہیں۔ اسلام حضور اکرمؐ کی طرح حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ کو نبی برحق مانتا ہے۔

☆ سینٹ لوئی میں پریکٹس کرنے والے ڈاکٹر صادق محی الدین نے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ امریکی، اسلامی عقائد کے بارے میں کچھ باتیں سمجھ لیں، تاکہ وہ اوکلاھوما سٹی میں بم دھماکے جیسے واقعات کی صورت میں بلا سوچے سمجھے مسلمانوں پر شک نہ کیا کریں۔

☆ اُنہوں نے کہا کہ ہم کینیا اور تنزانیہ میں امریکی سفارت خانوں کو بم دھماکوں سے اڑانے کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اسلام بے گناہ لوگوں کو ہلاک کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

☆ ڈاکٹر صادق محی الدین نے کہا کہ ہم ہر اعتبار سے مکمل امریکی ہیں۔ ہم ووٹ دیتے ہیں، اور اپنے ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محی الدین ۲۸ سال پہلے پاکستان سے آئے تھے۔ اُنہوں نے طبی مہارت کے شعبے میں تربیت کا عرصہ بارنس جیوش ہسپتال میں مکمل کیا، پھر وہ یہیں رہنے لگے اور امریکی شہریت حاصل کی۔ یہیں شادی کی اور اب اپنے خاندان کی پرورش کر رہے ہیں۔

☆ ڈاکٹر محی الدین نے کہا کہ دہشت گردی کسی ایک قوم، ثقافت یا مذہب کے پیروکاروں تک محدود نہیں۔

☆ پریس بنیاد پرست (Fundamentalist) کی صدا بلند کرتا ہے اور قارئین اور سامعین کے ذہن میں فوراً مسلمان اور دہشت گرد کا تصور ابھر آتا ہے، لیکن اوکلاھوما سٹی کی فیڈرل بلڈنگ کو عیسائی بنیاد پرستوں نے تباہ کیا تھا اور شمالی آئرلینڈ میں مذہب کے نام پر ایک دوسرے کو قتل کرنے

والے بھی عیسائی ہیں۔

☆ سینٹ لوئی اسلامک فاؤنڈیشن کے صدر ڈاکٹر رشید قریشی کا کہنا ہے کہ سینٹ لوئی کے لوگ، مسلمانوں کے معاملے میں مہربان اور شفیق ہیں، البتہ امریکی مسلمان اس بات سے پریشان اور فکر مند رہتے ہیں کہ جب ٹیلی وژن کی خبروں میں مسلمان دہشت گردوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے پڑوسی اور ان کے ملنے جلنے والے کیا سوچتے ہوں گے۔

☆ ڈاکٹر قریشی نے کہا، ہم یہ پیغام پھیلانا چاہتے ہیں کہ اسلام کے طفیل یہ ملک بہتر ہو جائے گا اور ہم لوگوں تک بس یہی بات پہنچانا چاہتے ہیں۔

☆ سینٹ لوئی میں اندازاً ۱۲۰۰۰ مسلمان آباد ہیں جو چالیس ملکوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

☆ دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب تیس کروڑ ہے اور امریکی مسلمانوں کو یہ منفرد مقام حاصل ہے کہ ان میں دنیا کے ہر خطے سے تعلق رکھنے والے مسلمان شامل ہیں۔ کنونشن کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ امریکی مسلمانوں کی تعداد ۶۰ لاکھ ہے۔ اس لحاظ سے وہ امریکن Episcopalins یا ''یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ'' کے ممبرز کے مقابلے میں زیادہ بڑا گروپ ہیں۔ اب وہ دنیا کے دوسرے علاقوں کے مسلمانوں کے سامنے اس امر کی واضح مثال پیش کر سکتے ہیں کہ انتہا پسندانہ اقدامات کے بغیر سیاسی تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔

☆ امریکہ میں مسلمان ۱۰۰ سال سے زیادہ عرصے سے موجود ہیں، لیکن ان کی تعداد میں بڑے پیمانے پر اضافہ دوسری جنگ عظیم کے بعد ہوا۔ پہلے مسلمان طلبہ یونیورسٹیوں میں حصولِ تعلیم کے لیے آئے، بعد میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہروں اور ہنرمندوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۹۳۰ء کے عشرے میں سیاہ فام امریکی حلقہ اسلام میں داخل ہونا شروع ہوئے اور اب ۲۰ لاکھ سے زائد سیاہ فام امریکی فرزندانِ توحید کی صفوں میں شامل ہیں، جن میں تقریباً ایک لاکھ لوئیس فرح خان کی ''نیشن آف اسلام موومنٹ'' سے وابستہ ہیں۔

☆ کنونشن میں مختلف النوع مسائل زیرِغور آئیں گے۔ مختلف ورکشاپس اور اجلاسوں کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنے دینی عقائد اور ثقافتی اقدار پر مفاہمت کیے بغیر امریکہ میں رہ سکیں۔ کنونشن میں یہ مسائل بھی زیرِغور آئیں گے کہ مسلمان سود پر قرض لیے بغیر میڈیکل، تجارت اور دیگر پیشہ ورانہ شعبوں میں کس طرح آگے بڑھ سکتے ہیں، کیونکہ اسلام میں سود کی ممانعت ہے۔

☆ اس بات کا بھی جائزہ لیا جائے گا کہ وہ اپنے معمولاتِ زندگی کس طرح متعین کریں کہ دنیوی فرائض اور کام کاج کے دوران فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں بروقت ادا کر سکیں جو اسلام کا تقاضا ہے۔

☆ ماہرین اپنے اقدامات کا تعین حالیہ عدالتی فیصلوں کی روشنی میں کریں گے جن میں مسلمانوں کے یہ حقوق تسلیم کیے گئے ہیں کہ وہ کام کاج کے دوران عبادت کر سکتے ہیں، اپنے دینی تقاضوں کے مطابق لباس استعمال کر سکتے ہیں، مثلاً خواتین سر ڈھانپ سکتی ہیں اور حجاب اور نقاب استعمال کر سکتی ہیں۔

☆ ورکشاپس میں شرکاء ووٹرز کی فہرست میں نام درج کرانے اور سیاسی عمل میں مسلمانوں کی شرکت کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں گے۔ یہ موضوع بھی زیرِ بحث آئے گا کہ مسلمان اپنے حقوق کا کس طرح تحفظ کر سکتے ہیں اور اپنے قانونی حقوق، فنڈز اور منتخب نمائندوں کے نظریات کی حمایت کرنے کے لیے ان کے ساتھ کس طرح کام کر سکتے ہیں؟

☆ کنونشن میں شرکت کرنے والے مسلمانوں کے ایک اور گروپ ''کونسل برائے امریکن اسلامک ریلیشنز'' (Council on American-Islamic Relations) نے حال ہی میں امریکہ میں شہری حقوق کی حیثیت کے موضوع پر ''امتیازی سلوک کے انداز'' کے عنوان سے اپنی سالانہ رپورٹ جاری کی ہے۔ رپورٹ میں مسلمانوں کے خلاف تشدد، مذہبی امتیاز و تفریق، عام تعصّبات اور ہراساں کرنے کے ۸۰ واقعات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ کونسل کی رپورٹ کے مطابق اس قسم

کے واقعات میں مجموعی طور پر ۱۸ فیصد اضافہ ہوا ہے اور امتیازی سلوک کے خلاف دائر شدہ مقدمات میں ۶۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

پاپائی کلیسیائی اکیڈمی اور پاپائی سفیر

[''ویٹی کن'' کیتھولک برادری کے قائد پاپائے اعظم کی رہائش گاہ ہے، جسے اٹلی اور ہولی سی کے درمیان ۱۹۲۹ء کے ایک معاہدے کے مطابق آزاد شہر کی حیثیت حاصل ہے۔ پاپائے اعظم اِس شہر، بلکہ ''شہری ریاست'' کے سربراہ ہیں اور اُن کے نمائندے دُنیا کے اکثر ممالک اور بین الاقوامی اداروں میں ویٹی کن کا نقطۂ نظر پیش کرتے رہتے ہیں۔ مسلم ممالک میں جہاں کیتھولک برادری کی قابلِ لحاظ تعداد ہے، پاپائی سفیر کلیسیا کی دیکھ بھال کے ساتھ حکومتوں سے روابط رکھے ہوئے ہیں۔ ذیل میں ''کاتھولک نقیب'' کے شائع کردہ ایک مضمون کی تلخیص پیش کی جاتی ہے جس میں ''پاپائی کلیسیائی اکیڈمی'' اور پاپائی سفیروں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مدیر]

۱۹۹۴ء کے اعداد وشمار کے مطابق دُنیا کے ۱۵۱ ممالک کے ساتھ ویٹی کن کے سفارتی تعلقات تھے۔ پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات ۱۷ جولائی ۱۹۵۰ء کو قائم ہوئے، اور اب تک یکے بعد دیگرے نو پاپائی سفیروں نے پاکستان میں خدمات انجام دی ہیں۔ تمام پاپائی سفیر اپنی سفارتی ذمہ داریاں سنبھالنے سے پہلے ''پاپائی کلیسیائی اکیڈمی'' میں تربیت حاصل کرتے ہیں۔ پاپائی سفیر بنیادی طور پر کاہن ہوتے ہیں جن کا تعلق دُنیا بھر سے ہوتا ہے۔ ''پاپائی کلیسیا اکیڈمی'' کے طلبہ اپنی قومی زبانوں کے ساتھ اطالوی زبان سیکھتے ہیں۔ اطالوی زبان نہ صرف اکیڈمی میں ذریعۂ تعلیم ہے، بلکہ ویٹی کن کی یہ سفارتی زبان بھی ہے۔ تمام سفارتی خط وکتابت اطالوی میں کی جاتی ہے۔